فون نمبر ۷۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؛ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۲

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ہفتہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۱۶ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ ۱۳ تبلیغ ۱۳۵۰ہش ۱۳ فروری ۱۹۷۱ء | نمبر ۳۷

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی"

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۱۱ تبلیغ۔ آج حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دُعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور دراز سے دراز تر عمر عطا کرے۔ آمین۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رُوحانی خُوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے

تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہدوں کی حتی الوسع رعایت رکھے

(۱) "خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لِبَاسُ التَّقْوٰی قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی اُن کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۲)

(۲) "حقیقی تقویٰ کے ساتھ جاہلیت جمع نہیں ہو سکتی۔ حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتی ہے جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا وَّ یُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِہٖ۔ یعنی اے ایمان والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اِتّقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا۔ وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نُور دیا جائیگا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے۔ یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آجائے گا۔ تمہاری عقل میں بھی نُور ہوگا اور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نُور ہوگا۔ اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہوگا اور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہ نورانی ہو جائیں گی۔ غرض جتنی تمہاری راہیں تمہارے قویٰ کی راہیں تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی اور تم سراپا نُور میں ہی چلو گے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۷۷-۱۷۸)

اخبارِ احمدیہ

اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے عزیز مامون احمد انجینئر مدرکیبٹ کمپنی کو ۲۳ جنوری ۱۹۷۱ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ برادرم کرنل محمد شریف صاحب کی نواسی ہے اور مکرم شیخ عبدالحق صاحب مرحوم جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے کی پڑپوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ بچی کو خادمِ دین بنائے اور صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

(شیخ عبدالواحد سابق مبلغ جزائر فجی)

لاہور۔ مکرم چوہدری نورالدین صاحب جہانگیر ابن محترم چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم آف جھنگ آج کل شدید بیمار ہیں۔ اور بغرض علاج میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کو عمر دراز سے نوازے آمین اللّٰھم آمین

پیشگوئی مصلح موعود کی یاد میں جلسے

۲۱ فروری بروز اتوار منعقد کئے جاویں

جماعت ہائے احمدیہ پیشگوئی دربارہ حضرت المصلح الموعودؓ کی یاد تازہ رکھنے کیلئے ۲۰ فروری کو جلسے کیا کرتی ہے۔ امسال ۲۰ فروری ہفتہ کا دن ہے۔ اور احباب جماعت کو اتوار کے دن جلسے کرنے میں سہولت ہوگی۔ اندریں صورت نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۱ فروری بروز اتوار پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی یاد میں جلسے منعقد کئے جاویں۔ امراء اور صدر صاحبان نوٹ فرمالیں۔ اس اہم پیشگوئی کے شایانِ شان جلسے کئے جاویں۔ اور نظارت ہذا کو رپورٹیں بھجوائی جائیں۔

ناظر اصلاح وارشاد

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مسجد اور اُس کے آداب

عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ (مسند احمد)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہونے لگتے تو یہ دعا پڑھتے اللہ تعالےٰ کے نام کے ساتھ اللہ کے رسول پر سلامتی ہو۔ اے اللہ میرے گناہ بخش اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے اور جب آپ مسجد سے نکلنے لگتے تو یہ دعا مانگتے اللہ تعالےٰ کے نام کے ساتھ۔ اللہ تعالےٰ کے رسول پر سلامتی ہو اے میرے اللہ میرے گناہ بخش اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَاَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں کے اندر مسجدیں بنانے کا ارشاد فرمایا اور حکم فرمایا کہ وہ صاف و پاکیزہ رکھی جائیں اور انہیں معطر کیا جائے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ اِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ (مسلم)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجدیں اس لئے نہیں کہ ان میں پیشاب کیا جائے تھوکا جائے یا کوئی گند وغیرہ پھینکا جائے یعنی مسجدوں کو ہر قسم کی گندگی سے پاک و صاف رکھنا چاہئے کیونکہ وہ اللہ تعالےٰ کے ذکر اور قرآن کریم کے پڑھنے کے لئے تعمیر کی جاتی ہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُمِرْتُ بِتَشْيِيْدِ الْمَسَاجِدِ (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے مساجد میں نقش و نگار کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَاَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَذَكَرَتَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُولٰئِكَ اِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ وَاُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ام حبیبہؓ اور حضرت ام سلمہؓ نے حبشہ میں ایک گرجا دیکھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ان لوگوں میں جب کوئی نیک شخص مرتا تھا تو اس کی قبر پر مسجد بناتے تھے اور اس میں یہ تصویریں بناتے تھے یہ لوگ قیامت کے روز اللہ تعالےٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت قائم ہوگی جب لوگ مساجد کے بارہ میں فخر و مباہات کریں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ مَعَهٗ سِهَامٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ بِنِصَالِهَا (بخاری)

حضرت سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہؓ سے یہ بات سنی کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور اس کے پاس کچھ تیر تھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو فرمایا ان تیروں کے پھلوں کو پکڑ رکھو تا یہ کسی کو لگ نہ جائیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ

تم میں سے ہر ایک اپنی اور اپنے اہل و عیال کی تربیت کا ذمہ دار ہے

نہ صرف اپنی اصلاح کرو بلکہ اپنی اولاد کو بھی حقیقی مومن بنانے کی کوشش کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ایک اہم تقریر

فرمودہ ۱۷؍ فروری ۱۹۴۹ء بمقام راولپنڈی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۷؍ فروری ۱۹۴۹ء کو راولپنڈی کی جماعت احمدیہ سے خطاب کرتے ہوئے جو تقریر فرمائی تھی اس کا ایک حصہ ذیل میں شائع کیا جاتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گھر کی ذمہ داری مردوں پر ہے۔ اگر مرد اس ذمہ داری کو ادا نہیں کرتے تو قیامت کے دن اس کے متعلق ان سے سوال کیا جائے گا۔ آپ فرماتے ہیں۔

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ

تم میں سے ہر ایک اپنے گھر کا نگران ہے

اور اس کے گھر میں جو افراد رہتے ہیں ان کے متعلق اس سے قیامت کے دن سوال کیا جائے گا۔ قیامت کے دن ایک عورت سے بھی یہ سوال کیا جائے گا کہ اس نے دین کی خاطر کیا کیا قربانیاں کیں اور مرد سے بھی یہ سوال کیا جائے گا کہ اس نے اس سے کیا کیا قربانیاں کروائیں۔ ایک بیٹے کے متعلق ماں سے بھی سوال کیا جائے گا کہ اس نے اپنے بیٹے سے کیا کیا قربانیاں کروائیں مگر ساتھ ہی باپ سے بھی یہ سوال کیا جائے گا کہ اس نے اس بارہ میں کیا کچھ کیا۔ کیونکہ بچوں کی ذمہ داری جیسے عورتوں پر ہے ویسے ہی ان کی ذمہ داری باپوں پر ہے۔ پس میں

جماعت کے مردوں کو نصیحت

کرتا ہوں کہ وہ اپنی عورتوں کو لجنہ اماء اللہ میں شامل کریں۔ اور ان کی اور اپنے بچوں کی اچھی طرح نگرانی کریں اور اس میں کسی قسم کی غفلت نہ کریں۔ قومی زندگی کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ اسلام ایک قومی مذہب ہے۔ باقی مذاہب میں سے کوئی مذہب قومی حیثیت نہیں رکھتا۔ ہمارے تمام کاموں میں جتھہ بندی اور جمعیت پائی جاتی ہے۔ مثلاً نماز ہے۔ باقی کسی مذہب میں ایسی نماز نہیں پائی جاتی یہ نماز صرف اسلام میں ہی پائی جاتی ہے کوئی کہہ سکتا ہے کہ گرجاؤں میں بھی لوگ جمع ہو جاتے ہیں اور اجتماعی طور پر دعا کرتے ہیں مگر وہ نماز بھی اسلامی نمازوں کی طرح نہیں۔ ہم نے خود دیکھا ہے کہ گرجاؤں میں جب پادری وعظ کر رہا ہوتا ہے۔ تو لوگوں میں سے بعض اِدھر اُدھر کی باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ کسی کا منہ کسی طرف ہوتا ہے اور کسی کا منہ کسی طرف۔ کوئی کرسی پر بیٹھا ہوا ہوتا ہے تو کوئی بنچ پر بیٹھا ہوا ہوتا ہے۔ اس نماز کا اسلامی نماز کے ساتھ کوئی جوڑ ہی نہیں۔

جماعت کے تو یہ معنے ہوتے ہیں

کہ سب مل کر ایک کام کریں اور ایک ہی جگہ کام کریں اور یہ بات عیسائیوں کی نماز میں نہیں پائی جاتی۔ مثلاً ایک پادری اگر تقریر کر رہا ہوتا ہے تو اس کا ایک نائب ہاتھ میں شمع لئے کھڑا ہوتا ہے۔ کسی کے ہاتھ میں پانی ہوتا ہے کوئی خوشبو لئے کھڑا ہوتا ہے۔ کیا ہماری نماز میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ ہماری نماز میں تو سارے کے سارے ایک ہی کام میں لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسی طرح چندے ہیں۔ زکوٰۃ ہے۔ اس میں کوئی دوسری قوم

اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتی

یہودیوں میں یہ بات پائی جاتی ہے مگر وہ بھی اس رنگ میں نہیں جس رنگ میں اسلام نے اسے پیش کیا ہے۔ اسلام نے ان چیزوں کو ایسی شرائط کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے کہ ان کی مثال دوسرے مذہب میں نہیں مل سکتی۔ پھر حج ہے سال میں ایک دن حج ہوتا ہے سب ممالک سے لوگ آ کر جمع ہوتے ہیں اور ایک ہی دن خانہ کعبہ کا طواف کرنا ہوتا ہے اور ایک ہی دن عرفات جانا ہوتا ہے۔ منیٰ جانا ہوتا ہے اور پھر یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ فلاں فلاں دن قربانی کی جائے۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتیں۔ غرض

اسلام ایک جماعتی مذہب ہے

اور مسلمانوں کے لئے ترقی کرنا ناممکن ہے جب تک وہ جماعتی طور پر اس کے لئے کوشش نہ کریں اور جب تک وہ متحدہ طور پر اس کام کو نہیں کرتے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ پس میں جماعت کے مردوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جو عورتیں لجنہ اماء اللہ میں شامل نہیں ہیں وہ انہیں لجنہ اماء اللہ میں شامل کرائیں۔ اور انہیں اجلاسوں میں بھیجا کریں۔ وہ یاد رکھیں کہ قیامت کے دن کوئی شخص یہ کہہ کر بریت حاصل نہیں کر سکتا کہ وہ خود نمازیں پڑھتا تھا وہ خود چندہ دیتا تھا وہ خود جماعتی کاموں میں حصہ لیتا تھا بلکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ اس سے اس کی بیوی کے متعلق بھی سوال کیا جائے گا۔ اگر اس کی بیوی جماعتی کاموں میں حصہ نہیں لیتی تو یہ بات اسے مجرم بنانے کے لئے کافی ہے پھر اپنے بچوں کو خدام الاحمدیہ میں داخل کرو۔ ان کی تربیت کرو۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ بچوں کی تربیت کے ذمہ دار باپ ہیں

اور اس میں اس نے عورتوں کو بھی شامل کیا ہے۔ ایک عورت یہ کہہ کر اپنی بریت نہیں کر سکتی کہ وہ لجنہ اماء اللہ کی ممبر ہے مشترکہ کاموں میں حصّہ لیتی ہے چندے دیتی ہے۔ تبلیغ کرتی ہے۔ نمازیں پڑھتی ہے۔ زکوٰۃ دیتی ہے۔ بے شک یہ سب کچھ وہ کرتی ہے لیکن قیامت کے دن اس سے یہ بھی سوال کیا جائے گا کہ اس نے

اپنی اولاد کو بھی دیندار بنایا ہے

کیا انہیں سلسلہ کے کاموں میں حصّہ لینے کی عادت ڈالی ہے اگر نہیں تو خدا تعالیٰ اس سے کہے گا کہ تم مجرم ہو مَیں نے تمہیں صرف یہ نہیں کہا تھا کہ تم یہ کام کرو بلکہ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ تم یہ کام اپنی اولاد سے بھی کراؤ۔ مَیں نے یہ نہیں کہا تھا کہ تم سچ بولو بلکہ مَیں نے یہ بھی کہا تھا کہ تم اپنی اولاد کو بھی سچ بولنے کی عادت ڈالو۔ میں نے صرف یہ نہیں کہا تھا کہ تم خود نمازیں پڑھو اور روزے رکھو بلکہ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر تمہارا کوئی بیٹا ہے یا بیٹی ہے تو اسے بھی ان کاموں کی عادت ڈالو۔ مَیں نے تمہیں یہ نہیں کہا تھا کہ تم خود جماعتی کاموں میں حصّہ لو جبکہ میں نے تم سے یہ بھی مطالبہ کیا تھا کہ اپنی اولاد کو بھی جماعتی کاموں میں حصّہ لینے کی عادت ڈالو۔ اسی طرح مرد سے بھی یہ سوال کیا جائے گا۔ غرض یہ چیز کافی نہیں کہ تم خود اخلاص دکھاؤ بلکہ ضروری ہے کہ تم اپنی اولاد میں بھی اخلاص کا مادہ پیدا کرو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تمہاری اپنی قربانی کافی نہیں ہو سکتی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ایسا نہ کرنے سے تم جہنمی بن جاؤ گے مگر یہ ضرور کہوں گا کہ ایسا نہ کرنے سے تمہارے ثواب کا ایک حصّہ ضرور کٹ جائے گا۔

جماعت کے معنے یہی ہوتے ہیں

کہ وہ سلسلہ قیامت تک چلا جائے گا۔ فرد مرتا ہے لیکن جماعتیں نہیں مرتیں۔ چنانچہ ہارون الرشید کے زمانہ میں ابن حبنؒ کے ایک شاگرد ہوا کرتے تھے۔ ہارون الرشید نے ان سے کہا مَامَاتَ مَنْ خَلَفَ مِثْلَکَ جس نے تیرے جیسا شاگرد اپنے پیچھے چھوڑا ہے وہ ہمیشہ کے لئے زندہ رہے گا۔

غرض جماعت کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ وہ دائمی زندگی اختیار کرے اگر اسلام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستہ ہوتا تو آپ کی وفات کے ساتھ یہ بھی ختم ہو جاتا لیکن اسلام کے متعلق خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ وہ قیامت تک چلا جائے گا تو ضروری ہے کہ ہر مسلمان اپنے بیٹے کو مسلمان بنا کر جائے۔ اگر ہر مسلمان اپنے بیٹے کو مسلمان بنا کر نہیں جاتا تو اسلام قیامت تک چلے گا۔ کس طرح؟ ہم کہتے ہیں کہ احمدیت اسلام ہی کا نام ہے۔ اگر

احمدیت اسلام ہی کا نام ہے

اور اسلام نے قیامت تک جانا ہے تو ضروری ہے کہ ہم اپنی اولاد کو مخلص احمدی بنا کر جائیں۔ اگر ہم اپنی اولاد کو مخلص احمدی بنا کر نہیں جاتے تو احمدیت ختم ہو جائے گی۔ پس یہ کافی نہیں کہ تم صرف اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرو بلکہ ضروری ہے کہ جہاں تم خود اعمال دینیہ کی طرف توجہ کرتے ہو۔ نمازیں پڑھتے ہو۔ چندے دیتے ہو۔ زکوٰۃ دیتے ہو۔ روزے رکھتے ہو۔ غرباء کی مدد کرتے ہو وہاں

تم اپنی اولادوں کی بھی اصلاح کرو

اگر تم اپنی اولاد کے اندر دینی جذبہ پیدا نہیں کرتے اور مخلص احمدی بنا کر نہیں جاتے تو تمہاری زندگی یقیناً فردی زندگی ہے تمہاری زندگی جماعتی نہیں۔ اور اگر کسی اَور کی نسل کے ذریعہ اسلام کا کام چلتا رہا تو اسلام کی زندگی میں تمہارا کوئی حصّہ نہیں ہو گا۔ اسلام اگر دائمی طور پر زندہ رہے گا تو اسی طرح کہ تم اپنی اولادوں کو دیندار بناؤ۔ مثلاً اگر ا۔ ب۔ ج پکّا مسلمان ہے تو جب تک وہ خود مسلمان ہیں ان کے ذریعہ بے شک اسلام زندہ رہے گا۔ لیکن

دائمی زندگی کے لئے

ان کی اولادوں کا پکّا مسلمان ہونا ضروری ہے اگر ا کی اولاد پکّی مُسلمان نہیں ہے۔ ب کی اولاد مسلمان ہے۔ ج کی اولاد مُسلمان ہے۔ تو اگر اسلام زندہ ہے تو ب اور ج کی اولاد سے الف کی اولاد کی وجہ سے نہیں۔ اگر ب کی اولاد پکّی مسلمان نہیں ج کی اولاد مسلمان ہے تو پھر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو الف نے زندہ نہیں رکھا۔ ب کی اولاد نے زندہ نہیں رکھا بلکہ آپؐ کو زندہ رکھا ہے تو ج کی اولاد نے رکھا ہے پس یہ کتنی عظیم الشان نعمت ہے جسے ہم حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم اپنے بیٹے کو مسلمان بنا کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ۳۰ یا ۴۰ سال کی اَور زندگی دیدیتے ہیں۔ اس سے زیادہ اور کیا رُتبہ ہو گا کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ۳۰ یا ۴۰ سال کا اضافہ کر دے۔ لیکن جو شخص اپنی اولاد کی اصلاح نہیں کرتا اسے پکّا مسلمان نہیں بناتا وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی زندگی کو کم کر دیتا ہے۔ اور

یہ کتنی بڑی بدبختی ہے

پس تم نہ صرف اپنے اندر ایک نیک تغیّر پیدا کرو بلکہ اپنی اولاد کے اندر بھی دینی جذبہ پیدا کرو۔ جب نماز کے لئے جاؤ تو بچّوں کو بھی ساتھ لے جاؤ۔ اگر وہ چھوٹے ہیں تو کم از کم تمہارے نماز پڑھتے وقت خاموش تو رہیں تمہاری نماز کو خراب تو نہ کریں، جیسے کل بچّوں نے شور مچا کر نماز کو خراب کر دیا تھا۔ بچّوں کی تربیت ہونی چاہیئے۔ اگر بچّہ چار پانچ سال کا ہے تو اس کے اندر دینی کاموں میں حصّہ لینے کی عادت پیدا کرو اور سات سال کے بچّے کو تو باقاعدہ نماز پڑھانی چاہیئے اور دس سال کی عمر میں اسے نماز میں ایسا باقاعدہ ہونا چاہیئے کہ اگر وہ نماز نہ پڑھے تو ایک حد تک اسے مار پیٹ بھی جائز ہے۔ بہرحال جب بچّہ چھ سات سال کا ہو جائے اسے نماز پڑھانی چاہیئے اور دینی کاموں میں حصّہ لینے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اگر اسے کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی تو نہ آئے۔ جب بچّہ پیدا ہوتا ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ اس کے دائیں کان میں اذان دو اور اس کے بائیں کان میں تکبیر کہو تو کیا وہ تمہاری اذان اور تکبیر کو سمجھتا ہے۔ محمد رسول اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے یہی سبق دیا ہے کہ تم

بچّے کی تربیّت

اس کی پیدائش کے وقت سے ہی شروع کر دو۔ جب آپ بچّے کی پیدائش کے وقت سے اس کی تربیّت کرنے کا حکم صادر فرماتے ہیں۔ تو چھ سات سال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لی عمر والا بچہ کتنی اہمیت رکھتا ہے۔ جب بچہ چھ سات سال کا ہو جائے تو اسے نمازوں میں ساتھ لاؤ۔ اسے آیات قرآنیہ یاد کراؤ۔ اچھی اچھی نظمیں یاد کراؤ۔ جب آٹھ سال کا ہو جائے تو اس کی اس طرح تربیت کرو کہ وہ دینی کاموں پر آمادہ ہو جائے۔ اسی طرح ماؤں کا بھی فرض ہے اگر باپ سارا دن دفتر میں رہتا ہے یا کہیں باہر گیا ہوا ہے تو اس کی غیر حاضری میں

عورت کا فرض ہے

کہ وہ بچے کو نمازیں پڑھائے جب وہ نماز پڑھنے لگے تو بچے کو بھی ساتھ کھڑا کرے یا اسے اپنی نگرانی میں نمازیں پڑھوائے کیونکہ بعض اوقات شرعی طور پر اسے نماز پڑھنا جائز نہیں ہوتا۔ لیکن اگر وہ خود نہیں پڑھتی تو بچے کو تو اپنی نگرانی میں نماز پڑھوا سکتی ہے۔ نماز کا جب وقت آئے اسے چاہیئے کہ بچے کو کھڑا کر کے نماز پڑھوائے۔ اور پھر جب مرد گھر آجائے۔ تو وہ یہ کام کرے۔ گویا جب مرد گھر پر ہو تو یہ مرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کو دینی کاموں کی عادت ڈالے۔ اور اگر مرد گھر نہیں ہے تو عورت اپنے بچوں سے دینی کام کروائے
غرض آپ لوگ اپنی اولاد کی اس رنگ میں تربیت کریں اور اپنے اندر ایسا تغیر پیدا کریں کہ تمہاری شکلوں کو دیکھ کر ہر شخص یہ سمجھ سکے کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے احیاء دین کا ذریعہ جماعت احمدیہ کو بنایا ہے اور

خدا تعالیٰ سے ایسی محبت پیدا کرو

کہ اسے تمہارے متعلق غیرت ہو اور وہ محسوس کرے کہ اگر یہ لوگ مر گئے تو میں مرا۔ خدا تعالیٰ الحیّ القیوم ہے اس پر موت وارد نہیں ہوتی۔ لیکن اس دنیا میں اگر اس کا ذکر مٹ جائے۔ تو گویا وہ اس دنیا کے لئے مر گیا۔ ایک بزرگ جو حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے شاگردوں میں سے تھے اور بھوپال میں رہتے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے استاد تھے۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کو اپنی ایک خواب سنائی کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں بھوپال سے باہر گیا ہوا ہوں شہر کے باہر پل پر میں نے ایک آدمی دیکھا جو کوڑھی تھا اور اندھا تھا۔ اس کے

زخموں سے بدبُو

آتی تھی اور ان پر مکھیاں بھنبھنا رہی تھیں۔ اس کے ہونٹ۔ ناک اور کان کٹے ہوئے تھے۔ غرض اس کے جسم کا ہر ذرہ بھیانک تھا۔ میں نے اس شخص سے پوچھا۔ تم کون ہو۔ اس نے کہا میں خدا تعالیٰ ہوں۔ میری حالت متغیر ہو گئی اور میں یہ نہ سمجھ سکا کہ یہ شخص خدا کیسے ہو سکتا ہے میں نے اس شخص سے کہا قرآن کریم تو کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ سے زیادہ خوبصورت اور کوئی چیز نہیں۔ اس پر اس نے کہا میں بھوپال کے رہنے والوں کا خدا ہوں۔ یعنی بھوپال والوں نے میری یہ شکل بنا رکھی ہے۔ پس گو

موت ایسی چیز ہے

جو خدا تعالیٰ کی ذات میں نہیں پائی جاتی مگر بعض بندوں کے ذریعہ خدا تعالیٰ اس دنیا میں زندہ ہے اور بعض بندوں کے ذریعہ وہ اس دنیا میں مردہ ہے۔ اگر اس کا ذکر اس دنیا سے مٹ جائے تو وہ اس دنیا کے لئے گویا مر گیا۔ اور اگر اس کا ذکر اس دنیا سے نہ مٹے تو وہ گویا اس دنیا کے لئے زندہ ہو گیا۔ اسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ ظاہری طور پر وفات پا گئے ہیں۔ لیکن آپ ایمان لانے والوں کے ذریعہ اس دنیا میں زندہ ہو سکتے ہیں۔ اگر مسلمانوں کے دلوں میں ایمان ہے تو وہ زندہ ہیں اور اگر ایمان مٹ چکا ہے تو آپ زندہ نہیں غرض خدا تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور موت تمہارے ہاتھوں میں ہے اگر تم چاہو تو خدا تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں زندہ رہ سکتے ہیں اور اگر تم غفلت اور سستی سے کام لوگے تو خدا تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا کے لئے مر جائیں گے۔ خدا تعالیٰ ظاہری طور پر کبھی مر نہیں سکتا۔ مگر روحانی طور پر تم اسے زندہ بھی رکھ سکتے ہو اور مار بھی سکتے ہو۔

جنگِ بدر میں

جب لڑائی خطرناک صورت اختیار کر گئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بڑی گھبراہٹ سے دعائیں کرتے تھے کہ اے خدا اگر یہ جماعت جو چھوٹی سی ہے ہلاک ہو گئی تو لن تعبد فی الارض ابدًا تیری عبادت کرنے والا کوئی شخص دنیا میں نہیں رہے گا۔ اس دعا کی برکت سے خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو محفوظ رکھا۔ کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ کو اس دنیا میں زندہ رکھنے والی ہو اس کو خدا نہ کبھی مرنے نہیں دیتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی مطلب تھا کہ اے خدا تیری زندگی اس چھوٹی سی جماعت کے ساتھ وابستہ ہے اگر یہ جماعت مٹ گئی تو تیرا ذکر بھی اس دنیا سے مٹ جائے گا۔ اے خدا تو اس جماعت کو مرنے نہ دے اور اسے ہلاکت سے بچا لے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ خدا تعالیٰ حیّ و قیّوم ہے۔ ظاہری طور پر اس پر موت وارد نہیں ہوتی لیکن روحانی طور پر اس دنیا میں وہ جس شخص کے ذریعہ زندہ ہو اس کو بھی وہ زندہ رکھتا ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ شعر کہا ہے ؎

سر سے لے کر پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے مرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

یعنی ذرا ہوش کر کے مجھ پہ وار کیجیؤ کیونکہ مجھ میں خدا تعالیٰ بیٹھا ہوا ہے اور جس شخص کے اندر خدا تعالیٰ بیٹھا ہو اس پر کوئی شخص حملہ کر کے محفوظ نہیں رہ سکتا کیونکہ وہ دراصل خدا تعالیٰ پر حملہ کرتا ہے اور اس کی ضرب خدا تعالیٰ پر پڑتی ہے۔ پس جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کو اپنے اندر بٹھا لیتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے بھی تباہ نہیں ہونے دیتا کیونکہ اس کی موت سے خدا تعالیٰ کی موت وابستہ ہوتی ہے۔

میں دعا کرتا ہوں

کہ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی نعمتوں میں حصہ لینے کی توفیق بخشے تا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ لوگوں کے ذریعہ ایک لمبے عرصہ تک اس دنیا میں زندہ رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گل ہائے رنگا رنگ

سیرت النبیؐ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمہ

ایک دفعہ حضرت سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار ایک درہ کوہ میں تشریف لے جا رہے تھے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے ہمراہ تھے تھوڑی دور تشریف لے جا کر حضور علیہ السلام اونٹ سے اتر پڑے اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اب آپ اونٹ پر سوار ہو جائیں میں پیدل ہی چلوں گا حضرت عقبہؓ نے پس و پیش اور تامل کا اظہار کیا کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ میں اونٹ پر سوار ہوں اور میرے دل و جان سے پیارے آقا رحمۃ للعالمین فخر کائنات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہمراہ پیدل چلیں مگر حضور علیہ السلام نے دوبارہ اصرار کے ساتھ فرمایا کہ اونٹ پر سوار ہو جاؤ اس پر حضرت عقبہؓ نے خیال کیا کہ اب اگر میں نے آپ کا ارشاد نہ مانا تو یہ حکم عدولی ہوگی اور تعمیل ارشاد نہ کرنا حضور کی بے ادبی ہے لہذا وہ اونٹ پر سوار ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدل ساتھ ساتھ چلتے رہے۔

عدل و انصاف:- ایک مرتبہ مخزوم قبیلہ کی ایک معزز عورت چوری کرتے ہوئے پکڑی گئی۔ بعض لوگوں نے اسے سزا سے بچانے کی کوشش کی اور بطور سفارش حضرت اسامہ بن زید کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ پر حضور خود بہت نظر شفقت رکھتے تھے لیکن جب انہوں نے اس عورت سے نرمی کا سلوک کرنے کی درخواست کی تو حضور علیہ السلام نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:-

اسامہ! کیا تجھے علم ہے کہ بنی اسرائیل کو اس چیز نے تباہ کر دیا تھا کہ وہ غریبوں کو تو سزا دے دیتے تھے اور امراء کو چھوڑ دیتے تھے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ میں بھی اسی طرح کروں؟

تاریخ اسلام

حضرت ابوبکرؓ کی وفات پر حضرت علیؓ کے تاثرات

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ۲۲ جمادی الاخریٰ کی درمیانی شب کو جو سہ شنبہ کی شب تھی دو سال تین ماہ دس دن خلافت کے عہد جلیلہ پر فائز رہنے کے بعد رحلت فرمائی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کی وفات کی خبر سنی تو آپ نے اپنے تاثرات کا ان الفاظ میں اظہار فرمایا۔

اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے واللہ! تم ساری امت میں سب سے پہلے ایمان لائے ایمان کو اپنی سیرت بنایا۔ تم سب سے زیادہ صاحب یقین، سب سے زیادہ غنی۔ سب سے زیادہ رسول خدا کی حفاظت کرتے تھے۔ سب سے زیادہ معاون اسلام اور لوگوں کے خیرخواہ تھے۔ تم اپنے خلق۔ فعل اور ہدایت میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب تر تھے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اسلام۔ مسلمانوں اور رسول خدا کی طرف سے بہترین جزا دے تم نے اس وقت حضور کی تصدیق کی جب سب لوگ تکذیب کر رہے تھے۔ اس وقت غمگساری کی جب دوسروں نے دکھ دیئے۔ اس وقت حضور کی مدد کی جب دوسرے لوگ آپ کے مخالف تھے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا نے تمہیں صدیق قرار دیا تم اسلام کے سہارا تھے اور کفار کو بھگانے والے تھے۔ نہ تمہاری حجت بے راہ تھی اور نہ بصیرت کمزور تھی۔ تم نے کبھی بزدلی نہ دکھائی تم پہاڑ کی طرح مستقل مزاج تھے حتیٰ کہ مخالفت کی تیز و تند ہوائیں بھی تمہیں اپنی جگہ سے نہ اکھاڑ سکیں۔ خود رسول پاکؐ نے تمہارے متعلق فرمایا کہ ضعیف البدن ہو مگر قوی الایمان منکسر المزاج۔ عالی مرتبہ اور زمین پر بزرگ ہو تم مومنوں کے سردار تھے نہ تمہارے سامنے کوئی لالچ کام دے سکتا تھا اور نہ ناجائز خواہش کی شنوائی ہوتی تھی۔ تمہارے نزدیک کمزور طاقتور تھے اور طاقتور کمزور۔ تم اس وقت تک چین نہ لیتے تھے جب تک کہ طاقتور سے لے کر کمزور کو اس کا حق نہ دلا دیتے تھے۔ (تاریخ اسلام)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

منکسر المزاجی اور حسن خلق

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت اور آپ کے اوصاف و اخلاق میں آپ کے آقا و مولیٰ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا پرتو نظر آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے بڑے بیٹے خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ

میرے والد صاحب تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق تھے آپ نے اپنی عمر مغل خاندان کے چشم و چراغ کی طرح نہیں بلکہ ایک فقیر کے طور پر گذاری ہے۔

حضور علیہ وسلم کے ایک خادم محترم مرزا اسماعیل بیگ صاحب مرحوم کی روایت ہے کہ زمانہ ماموریت سے قبل بعض اوقات حضور اپنے والد صاحب کے ارشاد پر کسی مقدمہ کی پیروی کے لئے بھی تشریف لے جایا کرتے تھے۔ سواری کے لئے گھوڑا عموماً آپ کے ساتھ ہوتا تھا۔ مجھے آپ کے ہمراہ بطور خادم بھجوا دیا جاتا تھا۔ جب آپ روانہ ہوتے تو کئی دفعہ ایسا ہوا کہ حضور خود پیدل چلتے اور مجھے گھوڑے پر سوار کرا دیتے تھے میں بار بار انکار کرتا مگر حضور نہ مانتے تھے۔ ایک دفعہ جب میں نے گھوڑے پر سوار ہونے سے انکار کیا اور عرض کیا کہ حضورؑ کی موجودگی میں مجھے گھوڑے پر چڑھتے ہوئے شرم آتی ہے تو حضور نے فرمایا۔

ہم کو پیدل چلتے شرم نہیں آتی۔ تم کو سوار ہوتے ہوئے کیوں شرم آتی ہے۔

مرزا دین محمد صاحب کا بیان ہے کہ

"میں اولاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے واقف نہ تھا یعنی ان کی خدمت میں مجھے جانے کی عادت نہ تھی۔ خود حضرت صاحب گوشہ نشینی اور گمنامی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ لیکن چونکہ وہ صوم و صلوٰۃ کے پابند اور شریعت کے دلدادہ تھے۔ یہی شوق مجھے بھی ان کی طرف لے گیا اور میں ان کی خدمت میں رہنے لگا۔ جب مقدمات کی پیروی کے لئے جاتے تو مجھے گھوڑے پر اپنے ساتھ اپنے پیچھے سوار کر لیتے تھے اور بٹالہ جا کر اپنی حویلی میں باندھ دیتے۔ اس حویلی میں ایک بالا خانہ تھا۔ آپ اس میں قیام فرماتے اس مکان کی دیکھ بھال کا کام ایک جولاہے کے سپرد تھا جو ایک غریب آدمی تھا۔ آپ وہاں پہنچ کر دو پیسے کی روٹی منگواتے یہ اپنے لئے ہوتی تھی اور اس میں سے ایک روٹی کی چوتھائی کے ریزے پانی کے ساتھ کھا لیتے۔ باقی روٹی اور دال وغیرہ جو ساتھ ہوتی۔ وہ اس جولاہے کو دے دیتے۔ اور مجھے کھانا کھانے کے لئے چار آنہ دیتے تھے۔ آپ بہت ہی کم کھایا کرتے تھے اور کسی قسم کے چسکے کی عادت نہ تھی۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائیت

تردید الوہیت مسیح

عیسائی صاحبان الوہیت مسیح کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ حالانکہ الوہیت کے لئے بعض صفات کا ہونا ضروری ہے مثلاً واجب الوجود ہونا، قائم بالذات ہونا۔ قادر مطلق ہونا ہمہ دان ہونا وغیرہ۔ اگر ان صفات میں سے کوئی ایک بھی ایسی ہو جس کی نفی ہوتی ہو تو اس سے الوہیت باطل ٹھہرے گی۔

۱۔ الوہیت کی ایک لازمی شرط قائم بالذات ہونا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ خود حضرت مسیح اس کی تردید کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"زندہ باپ نے مجھے بھیجا۔ میں باپ سے زندہ ہوں" (یوحنا ۶-۵۷)

"باپ نے بیٹے کو بھی دیا کہ اپنے میں زندگی رکھے" (یوحنا ۵/۲۶)

"مسیح خدا کی قدرت سے جیتا ہے" (کرنتھیوں ۱۳/۵)

۲۔ دوسری صفت قادر مطلق ہونا ہے۔ حضرت مسیح اپنے اندر یہ صفت بھی نہیں رکھتے وہ خود فرماتے ہیں:

"میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ بیٹا آپ سے کچھ نہیں کر سکتا۔ مگر جو میرے باپ نے مجھے سکھلایا ہے وہی میں کرتا ہوں" (یوحنا ۸/۲۸)

۳۔ تیسری صفت الوہیت کے لئے ہمہ دان ہونا لازمی ہے۔ حضرت مسیح اس کی بھی تردید کرتے ہیں اور فرماتے ہیں:۔

"اس گھڑی کی بابت سوائے باپ کے نہ فرشتے اور نہ بیٹا کوئی جان سکتا ہے" (مرقس ۱۳/۳۲)

حضرت مسیح خود بھی اپنے انسان ہونے کا اقرار کرتے ہیں انہوں نے بارہا اپنے آپ کو ابن آدم کہا،

• خدا دنیا کی عدالت کرے گا۔ اس آدمی کی معرفت جسے اس نے مقرر کیا" (اعمال ۱۷/۳۱)

• ایک ہی آدمی یعنی یسوع مسیح کے وسیلے سے خدا کا فضل ہے (رومیوں ۵/۱۵)

تاریخ سلسلہ احمدیہ:۔

براہین احمدیہ پر ایک مسلمان عالم کا تبصرہ

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام اور قرآن پاک کی صداقت پر مشتمل اپنی پہلی معرکۃ الآراء تصنیف براہین احمدیہ شائع فرمائی تو اس پر مسلمانوں کے چوٹی کے علماء نے تبصرے کئے اور اس کی غیر معمولی تعریف کی۔ بطور مثال ایک تبصرہ یہ ہے۔

بنگلور کے ایک مشہور عالم دین مولانا محمد شریف صاحب بنگلوری نے اپنے اخبار منشور محمدی میں لکھا:۔

"مدت سے ہماری آرزو تھی کہ علماء اہل اسلام میں سے کوئی حضرت جن کو خدا نے دین کی تائید اور حمایت کی توفیق دی ہے کوئی کتاب ایسی تصنیف یا تالیف کریں جو زمانہ موجودہ کی حالت کے موافق ہو اور جس میں دلائل عقلیہ اور براہین نقلیہ قرآن کریم کے کلام اللہ ہونے پر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ثبوت نبوت پر قائم ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ آرزو بھی بر آئی"

کئی ماہ کے بعد پھر لکھا کہ:۔

"اس کتاب کی زیادہ تعریف کرنی حد امکان سے باہر ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جس تحقیق و تدقیق سے اس کتاب میں مخالفین اسلام پر حجت اسلام قائم کی گئی ہے وہ کسی تعریف و توصیف کی محتاج نہیں ؎

حاجت مشاطہ نیست روئے دل آرام را

مگر اتنا تو کہنے سے ہم بھی نہیں رک سکتے کہ بلاشبہ کتاب لاجواب ہے اور جس زور و شور سے دلائل حقہ بیان کئے گئے ہیں اور مصنف مدظلہ نے اپنے مکشوفات و الہامات کو بھی مخالفین اسلام پر ظاہر کر دیا ہے اس میں اگر کسی کو شک ہو تو مکاشفات الٰہی اور انوار نامتناہی جو عطیہ الٰہی ہیں ان سب کو فیض صحبت مصنف سے مستفیض ہو کر پاوے اور عین الیقین حاصل کرے۔ اثبات اسلام و حقیقت نبوت و قرآن میں یہ لاجواب کتاب اپنا نظیر نہیں رکھتی۔ ... ... یہ وہ عالی مضامین اور قاطع دلائل ہیں۔ جن کے جواب کے لئے مخالفین کو دس ہزار کی تحریص دلائی گئی ہے۔ اشتہار دیئے ہوئے عرصہ ہو چکا۔ مگر کسی کو قلم اٹھانے کی اب تک طاقت نہیں ہوئی۔"

(منشور محمدی ۵ جمادی الآخر ۱۳۰۱ھ)

خلیفہ وقت کی اطاعت کے بارہ میں قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا نمونہ

خلیفہ وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری کو ابتدائی دور کے مسلمان کس درجہ اہمیت دیتے تھے اس کا اندازہ ذیل کے اقتباس سے لگائیے جو حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف در مذہب فاروق اعظم میں سے لیا گیا ہے۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں:۔

"عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر شخص ہر مسئلہ کے لئے رسول اللہ کے اقوال و افعال پر نظر رکھتا۔ کسی کو مصالح جہاد میں ہدایت حاصل کرنا ہوتی تو آنحضرتؐ سے دریافت کیا جاتا، دشمنان دین سے صلح کا معاملہ ہوتا! تو رسول اللہ کے فرمان کا انتظار رہتا۔ جزیہ کے احکام پر ہدایت کی ضرورت درپیش ہوتی تب نبوت پناہ سے التجا کی جاتی اور اسی طرح احکام فقہ و علوم زہد و عبادت۔ ایک ایک نوع و صنف میں! سائل اس سادگی سے دریافت کرتا کہ جیسے وہ ابھی تک مولود نو ہی سا ہے۔ اسی طرح وہ تمام علوم مروجہ اور فنون حاصل شدہ جو ان حضرات پر بعثت سید الرسل (علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات) سے قبل منکشف و معمول بہ تھے۔ مدتبہ ارض و سما کی جانب سے نازل شدہ وحی کی سطوت نے ہر ایک علم و فن کی تابانی کو ماند کر دیا کہ اب صرف حضرت مخبر صادق (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطلاع و ہدایت ہی ان سب کے لئے دلیل راہ ہے اور

انقطاع وحی کے بعد

مگر جب (نبوت کی بجائے) خلافت پر نوبت آپہنچی تو شیخین (حضرت ابوبکر و حضرت عمر) کی مجلسوں میں نبوت اور خلافت دونوں کا امتیاز عنوانے لعنوانے ظاہر ہونا شروع ہوا ایک طرف مسائل اجتہادیہ میں دوسرے اصحاب سے مشاورت کی طرح ڈالی گئی۔ اور دوسری طرف احادیث کے تتبع کی راہیں متعین کی گئیں۔ بایں ہمہ کسی شخص کی مجال نہ تھی کہ اگر خلیفہ وقت کسی امر کا فیصلہ کر دے تو اس کی مخالفت میں قدم اٹھایا جائے۔ کیا انتظامی معاملات اور کیا مسائل کوئی شخص خلیفہ کی رائے سے ہٹ کر دوسرا راستہ اختیار نہ کرتا ــــ اور نہ خلیفہ کی رائے دریافت کرنے کے بغیر وہ کسی جماعتی کام ہی کا انصرام کرتا، بایں یک جہتی اس زمانہ میں افتراق مسلک و اختلاف آراء کا وجود ہی نہ تھا، بلکہ تمام ــــ لوگ ایک ہی مسلک پر گامزن اور ایک ہی منزل کے جادہ پیما تھے۔ اور وہ مسلک و رائے خلیفہ وقت کی تھی۔ کیا احادیث، کیا فتاویٰ و قضایا اور کیا مواعظ! ہر ایک شعبہ خلیفہ یا اس کے نائب (مقرر کردہ بر منصبے) کے حدود و علم و نظم میں محدود تھا۔"

(فقہ عمرؓ صفحہ ۲۷-۳۲۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیکرٹریان مال توجہ فرمائیں

اکثر سیکرٹریان مال موصی احباب کی حصہ آمد کی رقوم بھیجتے وقت ان کے نمبر وصیت نہیں لکھتے یا اگر لکھتے ہیں تو وہ غلط ہوتے ہیں۔ اس طرح موصی احباب کے حسابات میں اکثر غلطیاں ہوتی رہتی ہیں۔ ایک کی رقم دوسرے کے حساب میں محسوب ہو جاتی ہے جس سے موصیوں کو شکایات پیدا ہوتی رہتی ہیں۔

سیکرٹریان مال سے گزارش ہے کہ وہ موصی اصحاب کی رقوم بھیجتے وقت ان کے نام اور صحیح نمبر وصیت (سرٹیفکیٹ وصیت سے نوٹ کر کے) لکھا کریں اگر وہ ایک دفعہ تھوڑی سی تکلیف کر کے اپنی جماعت کے موصی اصحاب کی ایک فہرست مع ان کے نمبر وصیت تیار کر لیں تو پھر انہیں آئندہ کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔ اگر کسی کا نمبر وصیت کسی طرح معلوم نہ ہو سکے تو دفتر ہذا کو اس کے نام۔ ولدیت۔ زوجیت اور مقام جہاں سے وصیت کی ہوئی ہے وغیرہ سے اطلاع دینے پر صحیح نمبر وصیت معلوم ہو سکتا ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تعلیم و تربیت

سینما اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے

(المصلح الموعودؓ)

آج کل سینما دیکھنے کا شوق عام ہو چکا ہے۔ فلموں میں فحش گانوں اور تہذیب سے گرے ہوئے مکالمے پیش کئے جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ شریف خاندانوں کے نوجوان بھی بگڑ جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اپنی جماعت کو سینما وغیرہ نہ دیکھنے کا حکم دیا تھا اور فرمایا تھا کہ

"میں ساری جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ کوئی احمدی کسی سینما۔ سرکس تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشہ میں نہ جائے اور اس سے کلی طور پر پرہیز کرے۔ ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت سمجھتا ہے اس کے لئے سینما یا کوئی اور تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا ناجائز ہے۔"

(الفضل خطبہ جمعہ ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء)

حضور نے فرمایا:-

"سینما کے متعلق میرا خیال ہے کہ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے اس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لڑکوں کو گویا اور سینکڑوں شریف خاندانوں کی عورتوں کو ناچنے والی بنا دیا میں سمجھتا ہوں کہ میرا منع کرنا تو الگ رہا۔ اگر میں ممانعت نہ کروں تو بھی مومن کی روح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہیئے۔"

(خطبہ جمعہ ۸ دسمبر ۱۹۴۴ء)

بعض لوگ بہانہ سازی کے لئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ علمی فلمیں دیکھنے کے متعلق حضور نے استثنا کیا ہے اگر سوچا جائے تو جو استثنا حضور نے رکھا ہے وہ اتنا صاف ہے کہ کسی بہانہ سازی کی گنجائش نہیں نکل سکتی۔ حضور کے الفاظ یہ ہیں:

"میں نے جو اجازت دی ہے وہ یہ ہے کہ علمی یا جنگی اداروں کی طرف سے جو خالص علمی پکچرز ہوتی ہیں مثلاً جنگلوں دریاؤں کے نقشے یا کارخانوں کے نقشے یا جنگ کی تصاویر جو سچی ہوں۔ ان کو دیکھنے کی اجازت ہے۔ کیونکہ وہ علیم ہے۔"

(الفضل ۲۵ اپریل ۱۹۴۲ء)

حضور کے اس ارشاد سے ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ اپنے دل میں بعض فلموں کے متعلق جواز کی صورت نکال لیتے ہیں اور سینما دیکھتے ہیں وہ حضور کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں۔ جن فلموں کو حضور علمی سمجھتے ہیں۔ ان کی وضاحت صاف صاف لفظوں میں کر دی گئی ہے۔ ایسی فلمیں عموماً وہ ہوتی ہیں جو کوئی علمی سوسائٹی یا حکومت مفت دکھاتی ہے۔ ایسی فلمیں دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ آخر میں حضور کی تقریر کا ایک اور اقتباس درج کیا جاتا ہے۔ حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"سینما اپنی ذات میں برا نہیں۔ بلکہ اس زمانہ میں اس کی جو صورتیں ہیں۔ وہ مخرب الاخلاق ہیں۔ اگر کوئی فلم کلی طور پر تبلیغی یا تعلیمی ہو اور اس میں کوئی حصہ تماشہ وغیرہ کا نہ ہو۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں اگرچہ میری رائے یہ ہے کہ تماشہ تبلیغی بھی ناجائز ہے پس کوئی حرکت خواہ وہ کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو اگر اس کا مقصد تماشہ دکھانا ہو تو وہ ناجائز ہے۔ مگر سینما تو مخرب الاخلاق ہونے کی وجہ سے ہی ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ جس چیز کو ہم روکتے ہیں وہ اخلاق کو خراب کرنے والا حصہ ہے۔"

(تقریر مجلس شوریٰ ۱۹۳۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کا ثبوت چند نئے حوالے

(مکرم مولوی سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ)

۱۔ تفسیر ابن جریر طبری جلد سوم ص۱۶۳ مصری میں آیۃ واذ قالت الملٰئکۃ یا مریم ان اللہ اصطفاک وطہرک واصطفاک علی نساء العٰلمین (آل عمران پارہ ۳ ع۱۳) کی تفسیر میں یہ حدیث درج کی گئی ہے

"فقال جبرئیل کان یعارضنی القرآن کل عام مرۃ وانہ قد عارضنی القرآن مرتین وانہ لیس من نبی الاعمر نصف عمر الذی کان قبلہ وان عیسٰی اخی کان عمرہ عشرین ومائۃ سنۃ وھٰذہ لی ستون واحسبنی میتا فی عامی ھذا"

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل ہر سال مجھے ایک بار قرآن کا دور کرایا کرتے تھے اور اس دفعہ دو دور کرائے ہیں اور نہیں کوئی نبی مگر اس کو اپنے پہلے نبی سے نصف عمر دی گئی اور میرے بھائی عیسٰیؑ کو ۱۲۰ سال کی عمر دی گئی اور میرا ساٹھواں سال ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ میرے وعدہ کا بھی یہی سال ہے یاد رہے کہ اس حدیث میں جو ہر ایک نبی کے اپنے سے پہلے نبی سے نصف عمر پانے کا ذکر ہے اس سے (الف) یا تو یہ اولوالعزم پانچ نبی مراد ہیں۔ یعنی ۱۔ حضرت نوحؑ ۲۔ حضرت ابراہیمؑ ۳۔ حضرت موسیٰؑ ۴۔ حضرت عیسٰیؑ اور ۵۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ جن کا سورۃ احزاب رکوع ۱ میں ذکر ہے اور قرآن کریم میں حضرت نوحؑ کی عمر ذاتی اشارۃً ۹۵۰ سال (عنکبوت ع۲) معلوم ہوتی ہے۔ اس طرح یہ حساب درست ہو جاتا ہے۔ (ب) یا اس سے جمع کے صیغوں کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی ذات گرامی ہی مراد ہے جیسے کہ بخاری شریف کتاب الفرائض جلد ۴ ص۱۰۱ کی حدیث میں صاف لکھا ہے۔

"ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ یرید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفسہ"

یعنی حضور نے فرمایا ہمارا ورثہ نہ تقسیم کیا جاوے۔ ہم جو چھوڑیں وہ صدقہ ہوگا۔ اور (آگے لکھا ہے) حضور کی اس سے اپنی ذات گرامی مراد ہے

۲۔ تفسیر ابن کثیر جلد سوم ص۱۵۰ مصری (۱۹۳۷ء ۱۳۵۶ھ) میں زیر آیت ذالک تاویل ما لم تستطع علیہ صبرا (کہف ع۱۰) علامہ حافظ عماد الدین فرماتے ہیں

"وقد قال لو کان موسٰی وعیسٰی حیین لما وسعھما الا اتباعی"

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر موسیٰ اور عیسٰی علیہما السلام دونوں زندہ ہوتے تو انکو بھی بجز میری پیروی کے چارہ نہ ہوتا۔"

نوٹ:۔ یہ حدیث زیر آیت میثاق النبیین ۳ ع۹ مندرجہ ذیل تفسیروں میں بھی پائی جاتی ہے:-

(۱) تفسیر ابن کثیر مذکور۔ (۲) تفسیر فتح البیان (۳) تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان از نواب صدیق حسن خان صاحب کے علاوہ (۴) تفسیر ستاری (اہلحدیث) میں بھی موجود ہے۔

(خاکسار:۔ سید احمد علی مربی انچارج جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ ۱۹ سال کی عمر ہی میں کلمہ حق لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل و جان سے ایمان لے آئے تھے۔ آپ کی سپاہیانہ زندگی کا آغاز اس وقت ہوا جب مسلمان ہجرت کرنے کے بعد مدینہ پہنچے اور وہاں بھی مشرکین مکہ کے حملہ کا خطرہ موجود تھا۔ رسول خدا اور خدا کے نام لیوا اس خطرہ کے پیش نظر مدینہ میں چوکنے رہتے۔ اور راتیں کو جاگتے۔ خود رسول خدا راتوں کو پہرہ دیتے اور جب خود آرام فرماتے تو کسی دوسرے بہادر کو پاسبانی کے لئے کھڑا کر دیتے ایک رسول خدا اور دین محمدی کے ان پروانوں کو مشرکین کے ناپاک ارادوں سے بڑا خطرہ درپیش تھا۔ رسول مقبول نے فرمایا آج رات کوئی بہادر آدمی پہرہ دے۔ اور ابھی حضور کی زبان سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ ہتھیار پہن کر تیار ہو گئے۔ یہ گویا اس عظیم سپاہی کی سپاہیانہ زندگی کی پہلی شب تھی اور پھر جب مسلمانوں کی طرح حضرت سعد بھی ایک باضابطہ سپاہی بن گئے۔ اب آپ مدینہ سے دور دشمنوں کی فوجی نقل و حرکت معلوم کر رہے تھے تو ان سے مقابلہ پیش آگیا۔ آپ نے ایک تیر چلایا یہ پہلا تیر تھا جو خدا کی راہ میں اور اسلام کے تحفظ میں چلایا گیا۔ یہی وہ دن تھے۔ جب حضرت سعدؓ خطرات سے مقابلہ کے عادی ہوئے جو ایک سپاہی کی ابتدائی تربیت ہوتی ہے۔ اور پھر جنگ بدر شروع ہوئی تو اس میں آپ کی تلوار چمک گئی۔ آپ نے بڑی بہادری اور حوصلہ کے ساتھ دشمن کے اوسان خطا کئے اور ان کے کئی فوجی افسروں کو قتل کیا۔ پھر جب احد کی لڑائی ہوئی تو حضرت سعد ایک آزمودہ سپاہی بن چکے تھے۔ انہیں تیراندازی کی اچھی مشق ہو گئی تھی۔ آپ نے اپنی ماہرانہ تیراندازی سے جنگ احد میں دشمنوں پر سخت ضربیں لگائیں جس کی داد خود رسول خدا نے دی اور ان الفاظ میں دی کہ "میرا باپ تم پر قربان تیر چلائے جاؤ"۔

رسول پاک ہی کی زندگی میں حضرت سعدؓ کی جنگی مہارت کی دھاک بیٹھ چکی تھی اور حضرت عمرؓ کے عہد تک مختلف جنگوں میں شرکت کے بعد آپ کو ایک ممتاز سپاہی تسلیم کیا جانے لگا تھا۔ چنانچہ جب حضرت عمرؓ نے ایرانیوں کو زیر کرنے اور جو مفتوحہ علاقے باغیوں کی شورش سے مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گئے تھے۔ ان پر دوبارہ قبضہ کرنے اور باغیوں کا سر کچلنے اور اسلام کی روشنی دور دور تک پھیلانے کے لئے ایک بڑا لشکر ترتیب دیا تو حضرت سعد بن ابی وقاص ہی کو متفقہ طور پر حضرت عمرؓ نے اس لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا۔ حضرت سعدؓ اس مہم پر روانہ ہوئے اور سب سے پہلے قادسیہ کے میدان میں مورچہ بندی کی اور پھر حضرت عمرؓ کی ہدایت کے مطابق اشعث بن قیس کندی کے ہمراہ چند آدمیوں کو تبلیغ اسلام کے لئے ایرانی لشکر میں بھیجا۔ اس اسلامی وفد نے جاکر اسلام کا پیغام دیا۔ رستم نے سوال کیا تم کس ارادہ سے آئے ہو۔ مسلمانوں نے جواب دیا یزدگرد کے ارادہ سے دونوں میں گفتگو ہوئی۔ آخر میں مسلمانوں نے بتایا کہ ہمارے نبیؐ کی پیشگوئی ہے کہ ہم تمہاری زمین پر قابض ہوں گے۔ رستم نے بڑی حقارت سے مٹھی بھر خاک منگا کر ان کے حوالے کی کہا کہ ہماری زمین پر تمہارا حصہ یہ ہے۔ وفد یہ خاک لے کر چلا گیا اور اپنے ساتھیوں کو بتایا کہ عجمیوں کے ملک پر قبضہ کے لئے یہ نیک شگون ہمارے ہاتھ آیا ہے۔ رستم کی اس شرمناک حرکت کے بعد ...... یزدگرد نے آگ بگولا ہو کر جواب دیا "سفیر ہو ورنہ زندہ نہ جاتے"! اور رستم کو سخت تنبیہ کی کہ انہیں آنے کیوں دیا۔ رستم جانتا تھا کہ مسلمانوں سے ٹکرانا کھیل نہیں ہے۔ وہ سمجھتا تھا کہ کسی بہانے جنگ کو ٹال دینے ہی میں عافیت دکھائی دیتی ہے حالانکہ اسے بادشاہ یزدگرد کی طرف سے مقابلہ کا حکم تھا۔ قادسیہ پہنچنے کے بعد رستم نے مسلمانوں کے ساتھ ایک بڑا ذلیل داؤ کھیلنا چاہا اسے مقابلے سے بچنے کی ایک ہی صورت دکھائی دی اس نے سوچا کہ مسلمان غریب ہیں کیوں نہ انہیں اپنی شان و شوکت سے مرعوب کرنے کے بعد کچھ روپیہ اور مال دے کر واپس جانے پر راضی کر لیا جائے اپنی اس ترکیب کے پیش نظر اس نے بڑے ٹھاٹھ سے اپنا دربار آراستہ کیا اور اس دربار میں دوبارہ گفتگو کے لئے مسلمانوں کے وفد کو بلایا۔ یہ دربار ایسا تھا کہ اس کی آن بان لائق دید تھی مسلمانوں کا وفد اس دربار میں چیتھڑے لگائے ہوئے پہنچا لیکن بڑی بے نیازی سے پہنچا۔ ان پر دربار کی چمک دمک کا کوئی اثر نہ ہوا۔ ان کے دل تو توحید کی روشنی سے فروزاں تھے پھر انہیں کسی اور دولت کی کیا پرواہ ہو سکتی تھی؟ وفد پہنچا۔ گفتگو ہوئی۔ آخر میں رستم نے وہی ذلیل داؤ استعمال کیا۔ اور کہا کہ غالباً تم لوگ پریشان حال ہو اور معاشی طور سے تمہارا برا حال ہے تمہارے پاس کھانے کو نہیں ہے اسی لئے جنگ کر رہے ہو کہ کچھ ہاتھ آجائے کیوں نہ ہم تمہیں اتنا مال و اسباب دے دیں کہ تمہاری ساری معاشی پریشانیاں دور ہو جائیں۔ مسلمانوں کے چہرے رستم کی ناشائستہ اور نازیبا گفتگو سے تمتما اٹھے انہوں نے بڑی حقارت سے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا اور کہا "ہاں ہم بھوکے تھے لیکن خدا نے ہم میں ایک پیغمبر پیدا کیا جس نے ہماری بدبختی خوش نصیبی میں بدل دی۔ اس نے ہمیں اسلام پھیلانے کا حکم دیا۔ اس لئے ہم تم کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔ اس جواب سے رستم بہت چراغ پا ہوا اور بولا "آفتاب دیوتا کی قسم کل طلوع صبح سے پہلے تم سب کو خاک میں ملا دوں گا۔ مغیرہ جو اس وفد میں شامل تھے رستم کی اس دھمکی پر لاحول پڑھتے ہوئے چلے آئے۔ اور پھر تاریخ کی وہ جنگ شروع ہوئی جسے جنگ قادسیہ کہتے ہیں جس کی اعلیٰ کمان حضرت سعد بن ابی وقاص ہی نے کی۔ نماز ظہر کے وقت جنگ شروع ہوئی اور رات کی تاریکی تک ہولناک جنگ جاری رہی دوسرے دن پھر مقابلہ ہوا اور گھمسان کی لڑائی ہوئی اتنے میں حضرت عمرؓ کی بھیجی ہوئی تازہ کمک بھی پہنچ گئی صبح سے شام تک خوفناک اور خونریز جنگ جاری رہی۔ اس دوسرے معرکے میں کوئی دو ہزار ایرانی سپاہی قتل ہوئے۔ رات گزرنے کے بعد تیسرا معرکہ شروع ہو گیا یہ سب سے زیادہ ہولناک اور فیصلہ کن لڑائی تھی۔ ایرانیوں نے ہاتھیوں کی ایک آہنی دیوار آگے کر دی جن سے عربی گھوڑے بدکنے لگیں اور مسلمانوں کی صفوں کی صفیں درہم برہم ہونے لگیں اس موقعہ پر حضرت سعدؓ کی ہدایت کے مطابق مسلمان جانباز نیزے لے کر ہاتھیوں پر لپکے اور تاک تاک کر ان کی آنکھیں پھوڑ دیں اور تلوار سے ان کی سونڈیں کاٹنی شروع کر دیں۔ ہاتھی پریشانی کے عالم میں بھاگنے لگے اور اس کے ساتھ ہی ایرانی لشکر کا حوصلہ بھی ٹوٹ گیا۔ ان کے قدم اکھڑنے لگے مسلمانوں نے موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان پر پوری طاقت سے حملہ کر دیا اور ایسا خوفناک مقابلہ ہوا کہ تلواروں کی گونج اور گھوڑوں کی ہنہناہٹ کے علاوہ کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ دن بھر خون کی ندیاں بہتی رہیں اور دوسرے دن دوپہر لڑائی کا فیصلہ ہوا۔ ایرانی نڈھال ہو رہے تھے۔ رستم نے مجروح ہو کر بھاگنے کی کوشش کی اور ندی میں چھلانگ لگا دی کہ اس طرح اس سے پار ہو کر نکل جائے۔ لیکن ایک مسلمان نے جو گھات میں تھا اسے بھانپ لیا اور ندی سے نکال کر اسے قتل کر دیا گیا۔

رستم قتل ہوا ہی تھا کہ ایرانی فوج پسپا ہو کر بھاگی۔ اس معرکے میں بیس ہزار ایرانی قتل ہوئے۔ (ماخوذ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے۔

ناصرات الاحمدیہ کا امتحان

ناصرات الاحمدیہ کا سہ معیاری امتحان مورخہ ۲۸ فروری بروز اتوار منعقد ہوگا۔ عہدہ داران کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں بچیوں کو امتحان کے لئے تیار کریں نیز مرکز کو اطلاع دیں کہ انہیں کتنے پرچہ درکار ہیں۔ نصاب ناصرات الاحمدیہ سالانہ رپورٹ میں شائع ہو چکا ہے۔ یہاں بھی درج کیا جاتا ہے

معیار سوم: (۸، ۹، ۱۰ سال) قرآن مجید ناظرہ۔ نماز سادہ۔ ارکان اسلام۔ نمازوں کے اوقات اور تعداد۔ سورہ اخلاص۔ سورہ کوثر۔ سورہ الناس۔ ربنا آتنا والی دعا۔ تسبیح (سبحان اللہ وبحمدہ) حفظ کرنا۔ نماز جمعہ کے آداب۔ نماز عید کی تکبیروں کی گنتی۔ کلمہ طیبہ۔ آنحضرت صلعم کا نام۔ خلفائے راشدین کے نام۔ حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کے نام۔ قادیان کے مقام۔ منارۃ المسیح۔ اور دارالمسیح کسے کہتے ہیں۔ نظم قرآن سب سے اچھا قرآن سب سے پیارا۔ کتاب "یاد رکھنے کی باتیں" کے ابتدائی ۱۰ صفحات

معیار دوم: عمر ۱۱، ۱۲، ۱۳ سال) راہ ایمان کا پہلا حصہ مکمل مختصر تاریخ احمدیت کا پہلا باب (عہد حضرت مسیح موعودؑ) کتاب یاد رکھنے کی باتیں ۳۰ صفحات۔ **معیار اول**: (عمر ۱۴، ۱۵ سال) راہ ایمان کا دوسرا حصہ مکمل مختصر تاریخ احمدیت قرآن کریم کے پہلے پارے کا ترجمہ۔ عام دینی معلومات کتاب یاد رکھنے کی باتیں" معیار اول کے نصاب میں ابتدائی طبی امداد بھی شامل ہے اس سے متعلق سوال بھی پرچے میں آ سکتا ہے دستکاری اور خانہ داری بھی ناصرات کے نصاب میں شامل ہے۔ کوئی چھوٹا سا سوال ہی پوچھا جائیگا۔ یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ جس لڑکی نے معیار سوم کا امتحان پاس نہ کیا ہو وہ معیار دوم کا امتحان پاس نہیں کر سکتی اور یہ دونوں امتحان پاس کر لینے کے بعد معیار اول کے امتحان میں شریک ہو سکتی ہے۔ تینوں درجوں کو اپنا عہد نامہ بھی یاد ہونا چاہیئے۔ (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس پندرہ روپے
نورِ نظر — اولاد نرینہ کے لئے — کورس پچیس روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتخاب عہدیداران میں قاضی کا انتخاب بھی کرایا جائے

مناسب سمجھا گیا ہے کہ حلقہ دارالقضاء کے ماتحت تمام قاضیوں کی سہ سالہ تقرری دیگر عہدیداران جماعت کی طرح یکم مئی سے ہوا کرے۔ اس لئے تمام امراء صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان دنوں جو انتخاب عہدہ داران ہو رہا ہے۔ اس میں قاضی یا قاضیوں کا انتخاب بھی کرایا جائے اس میں مندرجہ ذیل امور ملحوظ رکھے جائیں۔

(۱) ہر مقامی جماعت میں جس کے افراد پچاس سے زائد ہوں قاضی مقرر کیا جانا ضروری ہے مگر اس سے کم افراد والی جماعت میں بھی قاضی مقرر کرنا چاہیئے۔
قریب قریب کی چھوٹی جماعتوں کے لئے کسی ایک جماعت میں سے بھی موزوں دوست کا نام قاضی کے ۔۔۔ عہدہ کے لئے منتخب کیا جا سکتا ہے۔

(۲) قاضی کے سپرد کوئی انتظامی عہدہ نہ ہو۔ مثلاً پریذیڈنٹ یا سیکرٹری امور عامہ کو قاضی منتخب نہ کیا جائے۔ اگر عہدہ قضاء کے لئے کوئی دوسرے موزوں دوست نہ مل سکتے ہوں تو اس صورت میں انتظامی عہدہ کے لئے کسی دوسرے دوست کا انتخاب کیا جائے

(۳) جہاں تک ہو سکے۔ ایک سے زائد دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب کیا جائے تا ان میں سے کسی ایک کی منظوری حاصل کی جائے۔

(۴) جن دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب ہو ان کی علمی اور دینی قابلیت کا بھی رپورٹ میں اندراج کیا جائے۔

(۵) اس انتخاب کی رپورٹ محترم امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب دوسرے عہدیداران سے الگ براہ راست ناظم دارالقضاء ربوہ کے نام بھیجیں۔

(۶) سابقہ مقرر شدہ قاضیوں کا نام بھی انتخاب میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

(۷) حسب ضرورت ایک سے زائد قاضیوں کو مقرر کرانا چاہیئے۔ ہاں چھوٹی جماعتوں میں ایک ہی قاضی مناسب ہے۔

(۸) قاضی کے لئے ایسے دوستوں کا انتخاب عمل میں لایا جانا چاہیئے۔ جو دینی معلومات کے علاوہ معاملہ فہم اور اخلاقی لحاظ سے شہرت رکھتے ہوں

(۹) ۱۰ اپریل ۱۹۷۱ء تک قاضی کی رپورٹ موصول ہو جانی چاہیئے۔ تا ان کی تقرری کی منظوری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت عالیہ میں عرض کی جا سکے۔

(ناظم دارالقضاء)

آرمی میڈیکل کور میں کمیشن

شارٹ سروس باقاعدہ کمیشن کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔
شرائط - قومیت پاکستانی ہو۔ تعلیم M.B.B.S برائے جنرل ڈیوٹی
برائے SPECIALIST - M.B.B.S کے علاوہ پوسٹ گریجویٹ قابلیت ARAESTHE IA کے مضامین میں
عمر - ۱۵-۲-۷۱ کو ۲۸ سال زیادہ سے زیادہ ایمرجنسی کمیشن کے لئے ۵ سال مستقل کمیشن کے لئے گنجائش موجود ہو گی۔ درخواست کا فارم ہیڈ کوارٹر جنرل برانچ پی اے ڈائریکٹوریٹ پی ۱۰ اے سی (C) جی ایچ کیو۔ راولپنڈی و اے ڈی ایم ایس ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز ڈھاکہ یا دفتر بھرتی ڈھاکہ سے حاصل کریں درخواست کی آخری تاریخ ۱۵-۲-۷۱

پ ٹ ۹-۲-۷۱

اخبار الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے
(مینیجر الفضل)

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ **الفرقان** ربوہ
جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں
سالانہ چندہ صرف سات روپے
(مینیجر)

شفتل اور برسیم کے اپھارہ کی حیرت انگیز دوا
فی درجن پیکٹ /۵ روپے دو درجن پر محصولڈاک معاف
منیجر ۴.۲ مجاہد میڈیسن کمپنی چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ **تحریک جدید** ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف دو روپے
(منیجر)

ماڈرن لائنز آرکیٹکٹس اینڈ انجنیئر
کوٹھیوں، فیکٹریوں کے نقشہ جات، کالونی پلیننگ اور سروے کے لئے ہماری طرف رجوع کریں ملاقات ۳ بجے شام سے چھ بجے شام منیجر ماڈرن لائنز ۵۹ ملتان روڈ نزد مقبرہ زیب النساء۔ لاہور

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

PHOTO GRAPHERS & PHOTO GOODS DEALERS
FOTO CENTER
HAIDER - ROAD. RAWALPINDI

بالکل نیا تحفہ
کاجل نور بصر آزمائیے
چہرہ کے لئے
بیوٹی لوشن
تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور لکھا کریں

مرغی خانہ
چوزے اور چوزے گر مشین
۲۰۰ انڈے سے ۳۰۰۰ انڈے تک ہم سے خریدیں
ریشیں یک روزہ چوزے مکس ۱۵۰ روپے سینکڑہ
یک روزہ پٹھیاں ۹۰٪ ۳۰۰ روپے سینکڑہ
دو صد انڈے والی مشینیں تیل کی ۳۰۰/- بجلی کی ۳۰۰/-
بجلی اور تیل دونوں سے چلنے والی ۵۰۰/-
منیجر خلیل پولٹری فارم۔ ربوہ

ہمارے شعبہ حیوانات کی تیار کردہ ادویات بھی اپنی افادیت اور تاثیر کے لحاظ سے منفرد حیثیت رکھتی ہیں چنانچہ ہماری تیار کردہ اکسیر اپھارہ کے متعلق مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب وڑائچ چک ۱۲ شمالی ضلع سرگودھا سے اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں کافی عرصہ سے آپ کی تیار کردہ ایک دوا جو جانوروں کی ایک خطرناک مرض "اپھارہ" کے لئے سن رہا تھا کہ نہایت کامیاب ہے پچھلے چند ہفتوں میں اسے آزمانے کا موقع ملا واقعی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیاب ایجاد ہے۔ جن پالتو جانوروں پر اسے آزمایا گیا ان کی جان معجزانہ طور پر بچ گئی۔ جانوروں کے تمام امراض میں مفید اور مجرب ادویات کے لئے ہمیں لکھیئے۔ تفصیلی رسالہ مفت
کیور ایڈ میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کمرشل بلڈنگ لاہور۔ ڈاکٹر راجہ محمد حمید اینڈ کمپنی گول بازار ربوہ

درخواست دعا
میرے بھائیوں کا ایک مقدمہ فوجداری کا چل رہا ہے۔ احباب جماعت باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔
(عبدالشکور خادم ربوہ)

بیاض نورالدین رضی اللہ عنہ مکمل خوبصورت مجلد
کے خواہشمند متوجہ ہوں
قیمت ۱۲/۵۰ روپے
ڈاکٹر ایس اے مجاہد محمود چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں، دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں۔ دانتوں کو پانی ٹھنڈا لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے
چائنہ ڈینٹل سروس پانی والا تالاب نزد رنگ محل لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک مددگار کارکن جو مڈل تک تعلیم رکھتا ہو اور دو مہینہ اردو ن کی ضرورت ہے۔ امیدوار محنتی اور دیانتدار ہونے چاہئیں جن کے متعلق ان کی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش آنی ضروری ہے۔ تمام آسامیاں مستقل اور پنشن ایبل ہیں ضرورت مند امیدوار فوری طور پر اپنی دستخطی سے دفتر کالج میں ملیں تنخواہ ماہوار ۷۵/ روپے ہوگی مستقل ہونے پر ہر سال ایک روپیہ سالانہ ترقی بھی ملتی رہے گی۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

درخواست دعا

عرصہ چالیس سال سے غربت تنگ دستی بیماریوں اور پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ میری مدد فرماوے اور بیماریوں اور ہر طرح کی پریشانیوں سے نجات دے

خاکسار عطاء الٰہی احمدی ۲۱ کھنہ بلڈنگ ریلوے روڈ لاہور

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور!

گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت
اور صفائی کے لئے
بہترین سرمہ
جو متعدد جڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ جوہر ہے
بچوں بڑوں سب کے لئے مفید ہے۔
قیمت فی شیشی سوا روپیہ

سرمہ خورشید

ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سرمہ
آنکھوں کی ہٹیلی امراض، خارش
پانی بہنا، بھہنی، موتیابند ککرے
وغیرہ کے لئے
لاجواب تحفہ
قیمت :- فی شیشی
سوا روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ فون نمبر ۳۸

MINI
V. W. SPECIALISTS
MOTORS
GULBERG

آفتابی سلاجیت

۵۰ فی صدی خون پیدا کرنے
کے لئے اور ہر قسم کے دردوں کے لئے
بے نظیر اکسیر ہے
قیمت ۲۰ تولہ ۱۰ روپے ۸۰ تولہ ۴۰ روپے۔
ایک سیر کے آرڈر پر محصولڈاک معاف ہوگا۔ پتہ :-
جڑی بوٹی سپلائی مانسہرہ ضلع ہزارہ

ترسیل زر اور انتظامی امور
سے متعلق
مینیجر
روزنامہ
الفضل ربوہ
سے
خط و کتابت کیا کریں

مفت

۱۳۰ صفحہ کی کتاب تاج الصحت بار بار پڑھیئے اور دامن مراد بھر لیجیئے۔ یہ بے مثل کتاب دواخانہ تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی کے پتہ پر ایک کارڈ بھیج کر مفت منگوائیں۔

لیکوریا اور دمہ کا شرطیہ علاج

وحید ہسپتال بازار ٹھٹھیاراں ڈسکہ (سیالکوٹ)
لیکوریا مکمل کورس معہ محصولڈاک ۳۱ روپے

انعامی بانڈ..... کہ تمنا کہیں جسے!

عمدہ مکان، اعلیٰ تعلیم، شادی... زندگی کی ہر تمنا ایک انعامی بانڈ سے پوری ہوسکتی ہے۔ انعامی بانڈ کے ذریعہ لاکھوں خوش نصیب لوگوں کو اب تک کروڑوں روپے کے انعامات مل چکے ہیں۔ ہوسکتا ہے اس مرتبہ آپ کا بھی کوئی انعام نکل آئے۔ ہر قرعہ اندازی میں دس روپے والے انعامی بانڈ پر پانچ ہزار سے زائد اور پانچ روپے والے انعامی بانڈ پر دو ہزار سے زائد انعامات دیئے جاتے ہیں۔

بچت کی بچت ——— انعام کا انعام

انعامی بانڈ خریدیئے

بچت کیجئے — اپنے لئے — اپنے وطن کے لئے

جاری کردہ: سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

ORIENT

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے
فی تولہ ۲ روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
فون نمبر ۴۸۴۴ گوجرانوالہ
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

جبوب مفید اٹھرا امراض اٹھرا کا مشہور اور کامیاب علاج مکمل کورس ۲۰ روپے ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون نمبر ۳۴
گول کچہری بازار لائلپور فون ۲۰۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۴؍ تبلیغ تا ۱۱؍ تبلیغ ۱۳۵۰ہش

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت چوٹ لگنے کے بعد سے گو ابھی پوری طرح بحال نہیں ہوئی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے۔ گزشتہ ہفتہ کے دوران کچھ ضعف اور چکروں کی تکلیف ہو گئی تھی۔ لیکن اب بفضلہ تعالیٰ اس میں بھی کمی ہے اور عام طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

۲۔ ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۹۰ ہجری مطابق ۷؍ تبلیغ ۱۳۵۰ ہجری شمسی (۷؍ فروری ۱۹۷۱ء) بروز اتوار یہاں عیدالاضحیٰ کی مبارک تقریب اسلامی شعار کے مطابق منائی گئی۔ نماز عید کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے آٹھ بجے کا وقت مقرر فرمایا تھا۔ چنانچہ جوق در جوق اہل ربوہ ہی نہیں بلکہ قرب و جوار اور بعض دور دراز علاقوں کے احباب بھی خاصی تعداد میں نمازِ عید ادا کرنے کی غرض صبح ۸½ بجے تک مسجد مبارک اور اس سے ملحق شرقی احاطہ نیز احاطہ مسجد مبارک سے باہر گھاس کے قطعات میں آ جمع ہوئے۔

اپنی موجودہ علالت کے پیش نظر حضور ایدہ اللہ نماز عید پڑھانے کے لئے تشریف نہیں لا سکے۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں نماز مکرم مولوی نور محمد نسیم سیفی صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید نے پڑھائی۔ نماز کے بعد مکرم سیفی صاحب نے عیدالاضحیٰ کا خطبہ پڑھتے ہوئے پہلے سورۃ الصّٰفّٰت کی آیات ۱۰۱ تا ۱۱۲ کی تلاوت کی بعد ازاں ان آیات کی روشنی میں آپ نے خدائی حکم کی تعمیل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے پورے خاندان کی عظیم الشان قربانی کا ذکر کر کے عیدالاضحیٰ کی اہمیت کو واضح فرمایا اور بتایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خاندان کی عظیم الشان قربانی کی یاد میں سال بہ سال منائی جانے والی اس عید میں ہمارے لئے ایک زبردست سبق مضمر ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کے دین کی راہ میں اپنی زندگیوں کو اسی طرح وقف رکھنا چاہیئے جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خاندان کے ہر فرد نے اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کے دین کی عظمت کے قیام کے لئے وقف کیا۔ اور پھر زندگی بھر وقف کئے رکھا۔

۳۔ ۵؍ تبلیغ کو حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں آپ نے سورہ حٰمٓ السجدہ کی آیات وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۔ کی تفسیر بیان کر کے پیغام حق کی اشاعت اس کی اہمیت اور اس کے نہایت درجہ مؤثر طریق کار پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ بہترین قول یا سب سے اچھی بات لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دینا ہے لیکن لوگوں کو خدا کی طرف بلانے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود نیک اعمال بجا لانے والا ہو۔ اور خدا اور رسول کا پورا پورا فرمانبردار ہو۔ پھر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ طنز اور طعن و تشنیع سے بکلی اجتناب اختیار کرتے ہوئے نرم گفتاری اور شیریں زبانی سے کام لے کر پیغام حق پہنچائے تاکہ وہ دشمنوں کے قلوب پر بھی فتح پا سکے اور ان کے لئے اس کے قول و فعل اور حسن سلوک سے متاثر ہو کر پیغام حق کو قبول کرنا آسان ہو جائے آپ نے فرمایا جماعت احمدیہ ایک تبلیغی جماعت ہے اس لئے ہمارے واسطے پیغام حق کی اشاعت کی اہمیت کو سمجھنا اور اس کے مذکورہ بالا قرآنی طریق کار پر بدل و جان عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔

۴۔ مکرم قریشی مقبول احمد صاحب کل ۳ ماہ تبلیغ (فروری) بروز بدھ اعلاء کلمۃ اللہ کی غرض سے بیرون پاکستان جانے کے لئے بذریعہ سرگودہا ایکسپریس صبح ۷ بجے ربوہ سے روانہ ہوئے۔ احباب نے دلی دعاؤں کے ساتھ اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہا اور ہار پہنائے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کو بیش از پیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

۵۔ مبلغ انگلستان مکرم عطاء المجیب صاحب راشد زیورک مشن کی وساطت سے مطلع فرماتے ہیں۔ کہ مسجد لندن میں عیدالاضحیٰ کی تقریب ۶؍ تبلیغ ۱۳۵۰ہش مطابق ۶؍ فروری بروز ہفتہ منائی گئی۔ امام مسجد لندن مکرم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ نے نماز عید پڑھائی۔ نماز کے بعد عیدالاضحیٰ کی اہمیت پر خطبہ دیتے ہوئے آپ نے احباب کو اپنے اندر اطاعت اور قربانی کی روح پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ عید کی تقریب میں دو ہزار افراد نے شرکت کی۔ خطبہ کے بعد مہمانوں کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی عیدالاضحیٰ کا یہ مبارک اجتماع بفضل اللہ تعالیٰ ہر طرح سے کامیاب رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

۶۔ تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام منعقد ہونے والا ملک گیر شہرت کا حامل بارہواں کل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ تین روز (۲-۳-۴ فروری) پوری سرگرمی اور گہما گہمی کے ساتھ جاری رہنے کے بعد ۴؍ فروری ۱۹۷۱ء کو چھ بجے شام کے قریب نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔

کلب سیکشن کے فائنل میں برادرز کلب لاہور اور فرنٹیئر کور کی بہت مضبوط اور جاندار ٹیمیں ایک دوسرے کے بالمقابل تھیں۔ اس میں برادرز کلب نے ۵۱ کے مقابلے میں ۷۲ پوائنٹس سکور کر کے چیمپئن شپ کا اعزاز حاصل کیا۔ سکولوں اور کالجوں کے مشترکہ سیکشن میں فائنل مقابلہ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مابین ہوا۔ یہ میچ بہت جاندار اور پرجوش و ولولہ انگیز تھا۔ اس میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے نوعمر کھلاڑیوں نے نہایت شاندار کھیل کا مظاہرہ کر کے چیمپئن شپ جیت لی۔ ان پرجوش و ولولہ انگیز مقابلوں کے اختتام پر مہمان خصوصی محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ نے کامیاب ٹیموں اور نمایاں کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔

امسال ڈبل لیگ سسٹم پر کھیلے جانے والے اس ٹورنامنٹ میں کلب سیکشن میں دس اور کالج سیکشن میں چھ یعنی مجموعی طور پر سولہ ٹیموں نے شرکت کی۔ کلب سیکشن میں پاکستان ویسٹرن ریلوے، برادرز لاہور، زرعی یونیورسٹی لائل پور، فرنٹیئر کور اور چناب رینجرز سیالکوٹ اور ربوہ کے کلبوں میں سے ڈان، یونیک، فرینڈز، فرقان اور رائل کی ٹیموں نے شرکت کی۔ کالج سیکشن میں گورنمنٹ کالج لائل پور، اسلامیہ کالج لائلپور، میونسپل کالج لائل پور، گورنمنٹ کالج جھنگ تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی ٹیمیں شریک ہوئیں ان کے علاوہ میونسپل کالج منڈی بہاؤالدین اور اسلامیہ ہائی سکول لائلپور کی ٹیمیں بھی اس موقعہ پر ربوہ آئیں لیکن چونکہ وہ ڈراز پڑنے کے بعد پہنچی تھیں اس لئے ٹورنامنٹ میں شریک نہ ہو سکیں تاہم انہیں دوستانہ میچ کھیلنے کا موقعہ دیا گیا چنانچہ ان دونوں ٹیموں نے تین تین دوستانہ میچ کھیلے ان تین دنوں میں کلب سیکشن میں بیس اور کالج سیکشن میں بارہ میچ کھیلے گئے۔ اس طرح چھ دوستانہ میچوں کو ملا کر ان ایام میں مجموعی طور پر ۳۸ میچ ہوئے۔

نمایاں اعزاز اور درخواستِ دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے محترم محمد شریف صاحب جنجوعہ چیف مینجر آدم جی لائف انشورنس کمپنی لاہور کو پاکستان میں ہاکی کو ترقی دینے میں نمایاں خدمات بجا لانے پر پاکستان ہاکی فیڈریشن کے صدر اور گورنر صوبہ سرحد لفٹیننٹ جنرل خواجہ محمد اظہر خان صاحب نے ہاکی کا اعلیٰ ترین اعزاز گولڈ سٹار عطا فرمایا ہے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم جنجوعہ صاحب کو یہ اعزاز مبارک کرے اور زیادہ سے زیادہ دینی و قومی اور ملی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(شہزادہ فخرالدین مبشر دارالصدر شمالی۔ ربوہ)

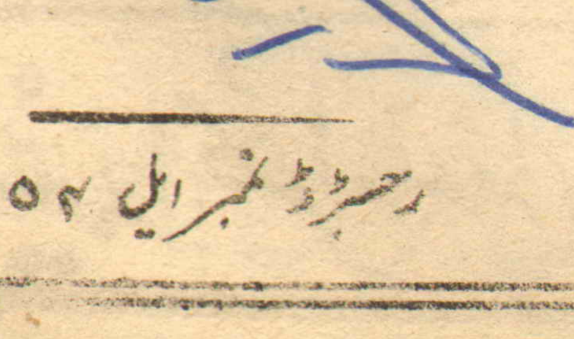

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴